اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲½

یوم شنبہ ۔ فی پرچہ ۱ ؍

۱۷ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۰ اخاء ۱۳۳۰ ہش ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے الحمدللہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اچھی ہے مگر ضعف بہت ہے۔ احباب حضرت ام المومنین کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پاکستان مسلم لیگ کا ہنگامی اجلاس

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ ۲۴ اکتوبر کو پاکستان مسلم لیگ کا ہنگامی اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں خان لیاقت علی خان صدر لیگ کی وفات سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ اور ایک خبر کے مطابق نئے صدر کا انتخاب کیا جائے گا۔

خان لیاقت علی خان کی شہادت تعمیر ملت کیلئے ہمارے ولولوں اور عزائم کے استحکام کا باعث ہوگی۔

گورنر جنرل پاکستان کی قوم سے لڑائی جھگڑوں ذاتی اختلافات۔ گروہ بندیوں اور تفرقوں سے بالا ہو کر تعمیر ملت میں کوشاں ہونے کی اپیل

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ آج ایک نشری تقریر میں پاکستان کے نئے گورنر جنرل فضیلت مآب جناب غلام محمد نے فرمایا۔ بانی پاکستان قائداعظم نے ہمارے دلوں میں ولولوں اور بلند امنگوں کی جو شمع روشن کی ہے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بجھا سکتی۔ مصائب کی آندھیاں آئیں گی۔ اور شورشوں کے جھکڑ چلیں گے۔ لیکن جو جذبۂ تعمیر ملت ہمارے قلوب میں پیدا ہو چکا ہے۔ اس میں ایک ذرہ بھر بھی کمی نہیں آئی۔ ہم نے اسے طوفان اور ہر شورش میں اسی شمع کو بلند کئے رکھا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ خان لیاقت علی خان کی شہادت اس شمع صداقت کی روشنی کو اور بھی زیادہ کر دیگی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے اہل پاکستان سے اپیل کی کہ وہ لڑائی جھگڑوں ذاتی اختلافات۔ گروہ بندیوں اور تفرقوں سے بلند ہو کر تعمیر و تحفظ پاکستان میں کوشاں ہو جائیں

گورنر جنرل پاکستان نے مملکت کے نئے وزیراعظم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ خان لیاقت علی خان کے جانشین قائداعظم کے آزمودہ سپاہی۔ دیرینہ رفیق الحاج خواجہ ناظم الدین مقرر ہوئے ہیں۔ آپ ایک فرض شناس لیڈر ہیں اور ملکی امور کا گہرا تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کی ذات گرامی ملت کے استحکام اور خوشحالی کی ضامن ہے۔ اور مجھے اعتماد ہے کہ ان کی راہنمائی میں قوم حسب سابق تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کے منازل طے کریگی

قائد ملت لیاقت علی خان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ان کی زندگی پاکستان کے لئے تھی۔ اور انہوں نے اسی کی زندگی میں استحکام کی روح پھونکنے کے لئے اپنی جان دے دی۔ جو ملک و ملت کی خدمت میں جان دیتا ہے۔ وہ مردہ نہیں ہوتا۔ بلکہ زندہ رہتا ہے۔ اور اس کی موت زندگی پر فتح ہوتی ہے۔

اپنے نئے فرائض کے سلسلہ میں تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فضیلت مآب گورنر جنرل پاکستان نے فرمایا مجھے اپنی نئی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں کا بھی احساس ہے۔ میں ان ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کے لئے آج نہایت انکسار کے ساتھ از سرنو خدمت قوم و وطن کا عہد کرتا ہوں اس قوم کی خدمت کے لئے جس کے مستقبل کے متعلق مجھے یقین کامل ہے۔ کہ وہ شاندار اور پائندہ ہے۔

ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ

لیک سکسس ۱۹ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اس وقت دنیا کے امن کا کل انحصار مسئلہ کشمیر کے فیصلہ پر ہے۔ جس کے پر امن حل میں رکاوٹ رائے شماری سے پہلے بیرونی فوجیں ہٹانے دونوں ملکوں میں کوئی مؤثر سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ اور اس میں جسقدر تاخیر ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے کشمیر کے لوگوں کا پیمانہ صبر لبریز ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور ان میں غم و غصے کی لہر دوڑ رہی ہوئی ہے۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ کشمیری عوام سے استصواب کا حق خود اختیاری دلانے کا جو وعدہ کیا گیا ہے اسے جلد از جلد پورا کیا جائے۔

قاہرہ ۱۹ اکتوبر۔ سارے مصر میں یہ تحریک دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے کہ جلد از جلد ہر قسم کی برطانی اشیاء کا بائیکاٹ کر دیا جائے — آج دو برطانی تباہ کن جہاز برطانی فوجوں کی کمک کے طور پر نہر سویز کے علاقے میں پہونچ گئے۔

نئے گورنر جنرل نے حلف اٹھا لیا

کراچی۔ ۱۹ اکتوبر پاکستان کے نئے گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد نے اپنے عہدہ کا حلف وفاداری اٹھا لیا۔ یہ تقریب نہایت سادہ اور موثر طریق سے انجام پائی۔ اور پاکستان کے فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر عبدالرشید نے ادا کی۔ تقرر کا فرمان سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی نے پڑھا۔ حلف کے بعد گورنر جنرل ہاؤس کے مستول پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ اور ۳۱ توپوں کی سلامی ہوئی۔ اس تقریب میں وزیراعظم مرکزی وزرا اور دیگر سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔

جماعت احمدیہ کے ناظر امور خارجہ کی طرف سے نئے گورنر جنرل اور وزیراعظم کے تقرر کا خیر مقدم

ربوہ ۱۹ اکتوبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظر امور خارجہ مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے نے پاکستان کے نئے گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد اور پاکستان کے وزیراعظم عزت مآب الحاج خواجہ ناظم الدین کے نام ان کے نئے تقرر پر خیر مقدم کے تار ارسال کئے ہیں۔ آپ نے وزیراعظم کے نام تار میں لکھا ہے۔ یہ مستحسن ہے کہ آپ نے اس نازک وقت میں اس عہدہ کو سنبھال لیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر ممکن تعاون و ایثار کا یقین دلاتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ امور سلطنت کی انجام دہی میں ان کی خود راہنمائی کرے اور ہر کام میں ان کے ساتھ ہو۔

ہم عدل کے خواہشمند ہیں لیکن ہماری عدل پرستی کسی کو ہم پر ظلم کی اجازت نہیں دیگی

لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا قائد ملت کو خراج عقیدت

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ آج شام باشندگان لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں قائد ملت خان لیاقت علی خان کے زندۂ جاوید کارناموں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے فرمایا اس قومی صدمہ کے وقت یہ نہیں بھول جانا چاہیئے کہ قائد ملت کا قاتل غیر ملکی تھا۔ ایک ہمسایہ ملک کے رہنے والے نے ہم کو ہمارے سب سے بڑے قائد کی راہنمائی سے محروم کیا ہے۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر تمام حالات پر سے پردہ اٹھ جانے کے بعد معلوم ہوا کہ اس میں کسی سازش کا ہاتھ ہے۔ اور کسی بیرونی حکومت کے اکساوے پر یہ کام ہوا ہے۔ تو ہمارا انتقام روکے نہ رک سکے گا۔ ہم عدل چاہتے ہیں ہمیشہ عدل کے قیام کے لئے کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم عدل کے پیچھے اپنے حق سے بھی ہاتھ بیٹھیں ہم کسی کو اپنے اوپر ظلم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اگر ہمیں کسی نے چھیڑا یا ضرب لگانے کا ارادہ کیا تو ہم پوری قوت کے ساتھ اس کا جواب دیں گے۔

باشندگان لاہور کا یہ جلسہ قائد ملت خان لیاقت علی خان کو ان کے زندہ جاوید کارناموں پر خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ اقلیتوں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

گھروں کو جنت بنا دینے والی تعلیم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے)

حدیث:۔ عن ابی عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لا تودی المرأۃ حق ربھا حتی تودی حق زوجھا (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ کہ کوئی عورت خدا تعالےٰ کا حق ادا کرنیوالی نہیں سمجھی جا سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی۔

تشریح:۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک طرف خاوند کو بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ وہاں دوسری طرف بیوی کو خاوند کے حقوق ادا کرنے کی بھی زبردست تلقین فرمائی ہے۔ کیونکہ گھر کی حقیقی سکینت اور حقیقی برکت صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے۔ کہ خاوند بیوی کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والا ہو۔ اور بیوی خاوند کے حقوق پوری پوری وفاداری کے ساتھ ادا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت کے اس مقدس فریضہ کا اتنا خیال تھا۔ کہ ایک دوسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ جس مسلمان عورت کا خاوند ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی بیوی پر خوش ہے۔ تو ایسی عورت خدا کے فضل سے جنت میں جائے گی۔ اور اوپر والی حدیث کے دوسرے حصہ میں فرماتے ہیں۔ کہ اگر اسلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اور یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو عورت اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی۔ وہ خدا کا حق بھی ادا نہیں کر سکتی۔ اس میں دو گہری حکمتیں ہیں۔ اول یہ کہ خواہ درجہ کا کتنا ہی فرق ہو۔ یہ دونوں حقوق دراصل ایک ہی نوعیت کے ہیں۔ مثلاً جس طرح خدا اپنے بندوں سے انتہائی محبت کرنے والا ہے۔ اسی طرح خاوند کو بھی اپنی بیوی کے متعلق غیر معمولی محبت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور جس طرح باوجود اس محبت کے خدا اپنے بندوں کا حاکم اور نگران ہے۔ اسی طرح خاوند بھی بیوی کی محبت کے باوجود گھر کا نگران اور قوام ہوتا ہے۔ پھر جس طرح خدا اپنے بندوں کا رازق ہے۔ اور ان کی روزی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح خاوند بھی اپنی بیوی کے اخراجات مہیا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ اور اسی طرح اور بھی کئی پہلو مشابہت کے ہیں۔ اور یہ مشابہت اتنی نمایاں ہے۔ کہ ہماری زبان میں تو خاوند کو مجازی خدا کا نام دے دیا گیا ہے۔ اور لفظاً بھی خداوند اور خاوند ایک دوسرے سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ دوسری حکمت اس میں یہ ہے۔ کہ اسلام میں بندوں کے حقوق بھی خدا ہی کی طرف سے مقرر شدہ ہیں۔ اور شریعت نے حقوق العباد کو انتہائی اہمیت دی ہے۔ حتیٰ کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ خدا اپنے حقوق سے تعلق رکھنے والے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔ مگر بندوں کے حقوق سے تعلق رکھنے والے گناہ اس وقت تک معاف نہیں کرتا۔ جب تک کہ خود بندے معاف نہ کریں انہی دو حکمتوں کی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اور خدا کی قسم کھا کر بڑے زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ کوئی عورت اس وقت تک خدا کے حقوق ادا کرنے والی نہیں سمجھی جا سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے خاوند کے حقوق ادا نہ کرے۔ اور پھر ان الفاظ میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ اس عورت پر خدا راضی نہیں ہوتا۔ جو اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی۔

باقی رہا یہ سوال کہ بیوی پر خاوند کا حق کیا ہے۔ سو اس کے متعلق قرآن شریف اور حدیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ وہ اسکی فرمانبردار ہو۔ اس کا واجبی ادب ملحوظ رکھے۔ اس سے محبت کرے۔ اس کی وفادار رہے۔ اس کی اولاد کی تربیت کا خیال رکھے۔ اس کے مال کی حفاظت کرے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اسکی خدمت بجالائے۔ اس کے مقابل پر خاوند پر بیوی کا حق یہ ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ محبت اور شفقت اور دلداری سے پیش آئے۔ اس کے آرام کا خیال رکھے۔ اس کے جذبات کا احترام کرے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کے ضروری اخراجات کا کفیل ہو۔ اب ہر شخص خود سوچ سکتا ہے۔ کہ اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے متعلق ان حقوق کا خیال رکھیں۔ تو مسلمانوں کے گھروں کے جنت بننے میں کیا کسر رہ جاتی ہے؟

(چالیس جواہر پارے)

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۵ اکتوبر ۵۱ء کو بعد نماز ظہر مکرم جناب سید سلیمان شاہ صاحب ولد سید فاضل شاہ صاحب راولپنڈی کا جناب محترم میاں معراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کی صاحبزادی سلیمہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ایک ہزار مہر پر قصر خلافت میں اعلانِ نکاح فرمایا۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

نصیر احمد بھٹی احمد کمرشل کالج 8/12 اے روڈ راولپنڈی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں

کیا خدا تعالیٰ اپنی مثل بنانے پر قادر ہے؟

"قدرت الٰہی صرف ان چیزوں کی طرف رجوع کرتی ہے جو اس کی صفات ازلیہ ابدیہ کے منافی اور مخالف نہ ہوں ...... وہ اپنی ہر ایک قدرت کے اجراء اور نفاذ میں اپنی صفات کاملہ کا ضرور لحاظ رکھتا ہے کہ آیا وہ امر جس کو وہ اپنی قدرت سے کرنا چاہتا ہے۔ اس کی صفات کاملہ سے منافی و مباین تو نہیں۔ مثلاً وہ قادر ہے کہ ایک بڑے پرہیزگار صالح کو دوزخ کی آگ میں جلا دے۔ لیکن اس کے رحم اور عدل اور مجازات کی صفت اس بات کے منافی پڑی ہوئی ہے کہ وہ ایسا کرے۔ اس لئے وہ ایسا کام کبھی نہیں کرتا۔ ایسا ہی اس کی قدرت اس طرف ہرگز رجوع نہیں کرتی کہ وہ اپنے تئیں ہلاک کرے۔ کیونکہ یہ فعل اس کی صفت حیات ازلی ابدی کے منافی ہے۔ پس اسی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے جیسا خدا بھی نہیں بناتا۔ کیونکہ اس کی صفت احدیت اور بے مثل ہونے کی جو ازلی ابدی طور پر اس میں پائی جاتی ہے۔ اس طرف توجہ کرنے سے اس کو روکتی ہے۔ پس ذرا آنکھ کھول کر سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایک کام کرنے سے عاجز ہونا اور بات ہے۔ لیکن باوجود قدرت کے بلحاظ صفات کمالیہ امر منافی صفات کی طرف رخ کرنا اور بات ہے۔ ہاں اس طرح پر وہ اپنی ذات بے مثل و مانند کا نمونہ پیدا کرتا ہے کہ اپنی ذاتی خوبیاں جن پر اس کا علم محیط ہے عکسی طور پر بعض اپنی مخلوقات میں رکھ دیتا ہے۔ اور کمالات کا انتہائی درجہ جو حقیقی طور پر اس کو حاصل ہے ظلی طور پر اس مخلوق کو بھی بخش دیتا ہے جیسا کہ اسی طرف قرآن شریف میں ہے۔ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ اس جگہ صاحب درجات رفیعہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ جن کو ظلی طور پر انتہائی درجہ کے کمالات جو کمالات الوہیت کے اظلال و آثار ہیں بخشے گئے اور خلافت حقہ جس کے وجود کامل کے تحقق کے لئے سلسلہ بنی آدم کا قیام بلکہ ایجاد کل کائنات کا ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے اپنے مرتبہ اتم و اکمل میں ظہور پذیر ہو کر آئینہ خدا نما ہوئی۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ)

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں

چودھری بشیر احمد صاحب اراضی یعقوب سیالکوٹ:۔ میرے پیارے آقا ستارھویں سال کا میرا وعدہ ۱۰۷/- تھا اور میری بیوی مرحوم بی بی کا ۱۲/- روپیہ تھا۔ مالی مشکلات کی وجہ سے صرف ۵۰/- روپے ادا کر سکا تھا۔ ۸۷/- روپے ادا کرنے تھے۔ حضور کا خطبہ سننے کے بعد سخت گھبراہٹ ہوئی۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ کہیں سے قرض مل جائے تو ادا کر دوں۔ مگر قرض نہ مل سکا۔ آخر کار میں نے اپنی بھینس چالیس روپیہ میں فروخت کر دی۔ مگر پھر بھی ۴۸ روپے کی کمی رہ گئی اور میں بہت ہی گھبرایا۔ بڑی جدو جہد سے یہ رقم بھی میں نے ۱۲ اکتوبر جمعہ کے دن ادا کر کے چین اور آرام کا سانس لیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

اب میرا دل خوش ہوا کہ میں نے اللہ تعالےٰ کا قرض حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ادا کر دیا۔ حضور اس وقت میں سخت مالی مشکلات میں سے گذر رہا ہوں۔ آلو کی فصل لگوائی ہوتی ہے مگر ابھی نہیں کھال کا پانی دینے کے لئے بھی پیسہ پاس نہیں۔ میرے پیارے آقا اس عاجز کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مجھ پر دینی اور دنیاوی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے دین کی راہ میں قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وہ احباب جن کے وعدے ابھی ادا نہیں ہوئے۔ وہ اس جدو جہد اور کوشش میں مصروفِ عمل ہوں کہ جب تک اپنے وعدے پورے نہ کر لیں گے آرام نہ کریں گے۔ کیونکہ سال کے ختم ہونے میں بہت ہی تھوڑا سا وقت ہے اس کو غنیمت سمجھیں۔ یہ دن بھی اگر سستی اور بے پروائی میں گذر گئے تو پھر وقت گذرنے کے بعد ان کا دل ان کو ملامت کرے گا اور دل کی ملامت سے جو ندامت پیدا ہو گی اس سے پہلے اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے جو وعدے اپنے امام کے حضور اپنی مرضی اور خوشی سے کیا ہے اسے پورا کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔ اللّٰھم آمین

ذکیل المال تحریک جدید ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۲۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء

زبانِ خلق

کسی شخص کی وفات کے بعد اس کی ذات کے متعلق جو لوگ اظہار خیال کرتے ہیں۔ اس سے اس شخص کی قیمت کا صحیح اندازہ لگ سکتا ہے۔ خاصکر جو لوگ کسی اقتدار کے مقام پر متمکن ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی میں اور جب تک وہ اس مقام پر متمکن رہتے ہیں۔ لوگوں کی رائے سے اس کے اچھے یا بُرے ہونے کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کیونکہ اکثر صاحب اقتدار ہونے کی وجہ سے عام انسان اس خوف سے کہ اگر اس کے خلاف کیا تو وہ انہیں کوئی نقصان نہ پہونچا دے۔ اس کے متعلق بھی صحیح رائے ظاہر نہیں کرتے بلکہ اس سے ذاتی نقصان بھی اٹھا کر خاموش رہتے ہیں۔ تاکہ وہ اور بھی زیادہ نقصان نہ پہونچائے۔ بے شک یہ بڑی کمزوری ہے مگر یہ عام کمزوری ہے ظالم حاکم کے موہنہ پر حق بات کہنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ عام طور پر خوشامد ہی مناسب سمجھی جاتی ہے۔

کسی کے متعلق عوام کی حقیقی رائے اکثر اس کی وفات کے بعد ہی ظاہر ہوتی ہے۔ اور جس کو خلق خدا اچھا کہے یقیناً وہ اچھا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے ایک بڑے عہدہ دار کی وفات پر عام طور پر رسمی تعریفیں ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ان کی تعریفوں پر ہی غور کیا جائے۔ تو ایک سمجھدار آدمی معلوم کرسکتا ہے۔ کہ حقیقت بیانی کا اس میں کہاں تک دخل ہے۔ کسی ملک کا وزیر اعظم یا کوئی بڑا عہدے دار وفات پا جائے۔ تو ہر طرف سے تعزیت کے پیغام آتے ہیں۔ اور دوسرے ممالک کے سربرآوردہ لوگ تعزیت نامے بھیجتے ہیں یہ ایک رسمی بات ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انہی رسمی تعزیت ناموں کے انداز بیان سے متوفی کے صحیح کیریکٹر پر ایک گونہ روشنی پڑتی ہے۔ اور اس کے اچھا یا بُرا ہونے کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ انہی رسمی تعزیت ناموں کے بین السطور حقیقت خود بخود جھلک پڑتی ہے۔ اور ایک ذہین انسان فوراً اس سے متوفی کی اخلاقی قیمت کا تخمینہ لگا سکتا ہے۔

خان لیاقت علی خان کی وفات پر خود پاکستان کے شہریوں اور ممالک غیر کے لوگوں نے جو تعزیت نامے ارسال کئے ہیں۔ اور جو اظہار آراء کیا ہے۔ ان کو پڑھ کر پہلا اور آخری تاثر یہی ہوتا ہے کہ وہ واقعی ایک اچھا انسان تھا۔ ایک محنتی صلح جو مصلحت اندیش انسان تھا۔ اور اس کی وفات نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ تمام دنیا کے امن کے نقطۂ نظر سے بھی ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

پاکستان ایک نوزائیدہ ملک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مہذب دنیا شروع شروع میں یہ نام بڑے تعجب سے سنتی تھی۔ لیکن آج چار سال کے بعد پاکستان کو جو نیک نامی اور شہرت اقوام عالم میں حاصل ہوئی ہے۔ یقیناً اس میں خان لیاقت علی خان کی محنت کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ آپ نے دول مشترکہ کے اجلاسوں میں جو حصہ لیا۔ اور پھر امریکہ کا جو دورا کیا۔ ان سے آپ کی نیک نیتی۔ نیک دلی۔ اور صلح جوئی کے رجحانات کا اقوام عالم کو پورا پورا علم ہو گیا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی وفات پر جو تعزیت نامے مختلف اقوام کی طرف سے آرہے ہیں۔ ان میں آپ کی ان مخصوص خوبیوں کی طرف ضرور اشارے پائے جاتے ہیں۔

دنیا میں کوئی انسان نہیں جس پر حرف گیری نہ ہو سکے۔ پیروں پیغمبروں پر بھی نکتہ چینیاں ہوتی ہیں۔ کامل ذات تو صرف خدا تعالےٰ کی ہے۔ خان لیاقت علی خان بھی ایک معمولی انسان ہی تھے۔ بے شک ان سے بعض بڑی بڑی غلطیاں بھی ہوئی ہوں گی۔ لیکن کسی انسان کی قیمت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے اس کی زندگی کی تمام روش کو دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا اس کی فطرت میں کوئی ایسا خطرناک پہلو تو نہیں تھا۔ جو دوسروں کے لئے یا ملک و قوم اور انسانیت کے لئے مستقلاً مضرر رساں ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خان لیاقت علی خان کی چار سالہ وزارتی زندگی پر اب کوئی نمایاں دھبہ نہیں ہے۔ جس پر دشمن بھی انگلی رکھ سکیں۔ بطور ایک نوزائیدہ ملک کا وزیر اعظم ہونے کے آپ نے اپنے فرائض منصبی کو نہائت محنت اور محبت سے ادا کیا ہے۔ اور باوجود سیاسی مخالفین کی جارحانہ تنقیدوں کے یہ کہنا بیجا نہیں ہے۔ کہ آپ ایسے نازک اور طوفانی دور میں پاکستان کی کشتی کے ایک ہوشیار اور کامیاب ناخدا رہے ہیں۔ اور آپ کی ناگہانی وفات واقعی ملک و قوم کے لئے نقصانِ عظیم ہے۔ جس انہماک سے آپ قائد اعظم محمد علی جناح کی زندگی میں ان کے دستِ راست تھے۔ آپ کی وفات کے بعد اسی انہماک سے آپ ان کے نقوش قدم پر گامزن رہے۔ اور آپ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ ہی قائد اعظم کے بہترین جانشین ہو سکتے تھے۔ اور کوئی بھی خواہ پاکستان اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ کہ جس عہدے پر آپ فائز رہے۔ اس کے واقعی اہل تھے۔ ہمیں امید ہے کہ خود آپ کے جانشین بھی اس صحیح راستہ پر گامزن رہیں گے۔ اور جو اہم قومی خدمت ان کو تفویض ہوئی ہے۔ اس کو عقلمندی دیانت اور محنت سے سرانجام دیں گے۔

استحکام پاکستان

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

قیامِ ملک و ملت را چناں بائد نظام اینجا
که استحکام از تائیدِ حق یابد مدام اینجا

سیاست ابتلا آرد بکفر از جہل و نادانی
حقیقت کس نہ فہمد بعلمِ ناتمام اینجا

ہر آں امرے کہ از اسرارِ حق چوں رمز مستوراست
کجا فہمد ازاں، سرّ حقیقت عقلِ خام اینجا

بفتحِ بابِ نصرت چوں کلید ایثار و تنظیم است
بجان و مال، قومِ ما نمائد انتظام اینجا

یقیں باہمت و عزمِ مصمّم آں اثر دارد
شجاعت جوہرِ فطرت نمائد خود بکام اینجا

باں رجزے کہ نطقِ امّیاں بنمود در غزوات
زبانِ گنگ دارد ہر فصیحِ خوش کلام اینجا

ز بہرِ حفظِ قوم، ملک و ملّت مستعد ہستند
ہمہ سکّانِ پاکستان و جملہ خاص و عام اینجا

خدا از امرِ فیصل خود نمائد ایں حقیقت را
کہ از دیر و حرم از بہر تقدیسش کدام اینجا

آرزوئے قادیان

(از فیض احمد اسلم متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور)

لا رہی ہے پھر نسیمِ صبح بوئے قادیان
لے بھی چل اے شوق مجھ کو آج سوئے قادیان

آتشِ سیال بھی خوں میں مرے دوڑا گیا
چھیڑ کر غربت میں کوئی گفتگوئے قادیاں

اے مسیحِ پاک مجھ پر بھی نگاہِ التفات
میں بھی ہوں مجروحِ تیغِ آرزوئے قادیاں

ذرۂ ناچیز کیسے ہمسرِ خورشید ہو
دشمنِ حق کس طرح ہو روبروئے قادیاں

خواتین لاہور کا جلسہ: اعلان کیا جاتا ہے۔ اتوار مورخہ ۲۱ راکتوبر کو مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ میں خواتین کا جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ وقت صبح گیارہ بجے کا ہوگا۔ بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ کثرت سے شرکت کریں۔
(صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواست ہائے دعاء

(۱) ملک مظفر احمد صاحب یو۔ ڈی۔ اے لاہور خرابی صحت کی وجہ سے لاہور میں فوجی ہسپتال میں داخل ہیں۔ (۲) جناب حکیم کرم الٰہی صاحب گوجرانوالہ بعارضہ اختلاج القلب و اسہال بیمار ہیں۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور گوجرانوالہ کی جماعت میں سابقون الاولون میں سے ہیں۔ (۳) ڈاکٹر محمد دین صاحب احمدیہ دار الشفا گوجرانوالہ کی ہمشیرہ کو وجع المفاصل کی شکایت ہے۔ نیز ان کے عزیز منور احمد کو بخار موسمی اور مبارک احمد کو بخار و نمونیہ کی شکایت ہے۔ احباب سب کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

منعم علیہ جماعتوں کی معیت اُن کیساتھ کامل یگانگت پر دلالت کرتی ہے

تجدید و احیاء دین سے متعلق ابو الکلام صاحب آزاد کی تحریرات اور جماعت احمدیہ کا مسلک

(مسعود احمد)

اس سے قبل (دیکھو مورخہ ۹ ر اکتوبر۔ مضمون۔ زوال امت کے اسباب) ایک مضمون میں قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی رو سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ جہاں خدا تعالےٰ نے امت مسلمہ کے بگڑنے اور یہود کے مشابہ ہو جانے کی خبر دی ہے۔ وہاں اسلام کی حفاظت اور اس کے احیاء کا انتظام بھی فرمایا ہے تاکہ نہ صرف خدا تعالےٰ کا آخری دین صفحہ ہستی سے مٹنے نہ پائے۔ بلکہ تمام دنیا میں پھیل کر کل ادیان پر غلبہ بھی حاصل کرے۔ چنانچہ حفاظت و احیاء اسلام کا وعدہ پورا کرنے کے لئے ہی ہر صدی کے آغاز میں ایک نہ ایک مجدد مبعوث ہونے اور بالآخر مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی۔ تاکہ اصلاح امت کا کام منہاج نبوت پر انجام پاکر دین کو ہر خطرہ سے محفوظ کر دے۔

جب تجدید و احیاء دین کا مسئلہ قرآن مجید اور احادیث نبوی میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے تو ہو نہیں سکتا کہ غیر احمدی علماء نے بھی اس مسئلہ پر قلم نہ اٹھایا ہو۔ وہ احمدیت کی مخالفت میں اگر تجدید و احیاء دین کے اس آسمانی نظام کو خواہ کتنا ہی کیوں نہ جھٹلائیں اور اپنے آپ کو اس کا کیسا ہی منکر کیوں نہ ظاہر کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے احمدیت کی دشمنی سے پاک ہو کر اس مسئلہ پر جب بھی قلم اٹھایا ہے انہوں نے وہی کچھ لکھا ہے۔ جسے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل سے پیش کر رہی ہے۔ چنانچہ ذیل میں ابو الکلام صاحب آزاد کی وہ تحریرات نقل کی جاتی ہیں جنمیں تجدید و احیاء دین کے مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ کو بیان کرنے میں ان کی نگاہ ان باریکیوں تک تو نہیں پہنچتی۔ جنہیں اس زمانہ کے مجدد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے . . . . حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں علو و ارتفاع کے ایک نہایت بلند مقام پر فائز ہونے کے باعث دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ پھر بھی بلحاظ نفس مضمون ان کی تحریرات سے تجدید و احیاء دین کے اس نظام کی پوری پوری تائید ہوتی ہے۔ جسے قرآن و حدیث کی تعلیم کے مطابق اس زمانہ میں پیش کرنے کا فخر جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔

گذشتہ مضمون میں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا تھا کہ آیت استخلاف اور حدیث مجدد کے مطابق ہر صدی کے سر پر خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک مجدد مبعوث ہوگا۔ جو نور محمدی سے اکتساب فیض کے بعد دین کو از سر نو زندگی بخشے گا اس کا آنا اتفاقی نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی تقدیر خاص کا ایک اہم حصہ ہوتے ہوئے اس دنیا میں وراثت دینیات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے طور پر ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ خود جس کو سب سے زیادہ اہل خیال کرے گا۔ اسے اس خلعت سے نوازے گا۔ پھر یہ نہیں کہ یہ سلسلہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چند صدیوں تک جاری رہ کر بند ہو جائے بلکہ مجددین کے ذریعہ تجدید و احیاء دین کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائیگا اس میں سے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہونے اور استخلاف فی الارض کے ذریعہ منہاج نبوت پر احیاء دین کا کام سرانجام پانے کے متعلق ابو الکلام صاحب آزاد لکھتے ہیں:-

"سب سے اعلےٰ و اشرف طبقہ اخص الخواص نفوس مزکی کا ہے۔ جن کو قائد توفیق الہٰی و سائق فیضان ربانی عزائم امور کے لئے چن لیتا ہے کہ وان ذالک لمن العزم الامور اور جن کا نور مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ اور جن کا قدم طریق منہاج نبوت پر واقع ہوتا ہے۔ انہی افراد خاصہ کو حدیث بخاری میں محدث (بالفتح) کے لفظ سے تعبیر فرمایا اور یہی مورد و مصداق حدیث مجدد کے ہیں۔ جو مختلف طریق سے مروی اور اس لئے بلحاظ صحت متن اس کی صحت میں کلام نہیں یہی لوگ ہیں جن کا وجود فی الحقیقت نظام حق و ہدایت کا مقوم و منظم ہے اور انبیاء کرام کی اصلی وراثت انہی میں منتقل ہوتی ہے۔ البتہ یہ مقام ازبس ارفع و اعلےٰ ہے اور ہر عہد و دور میں صرف چند نفوس عالیہ ہی ایسے ہوتے ہیں جن کا قدم ہمت امتحان گاہ مصائب و مہالک سے آگے بڑھ کر وہاں تک پہنچتا ہے اور اپنے وقت کے رب سے بڑے عمل حق کو انجام دے دیتا ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۴۴)

آیت استخلاف اور حدیث مجدد کے تحت تجدید و احیاء دین کے مسئلہ پر عمومی رنگ میں روشنی ڈالنے کے بعد ابو الکلام صاحب آزاد نے اس امر کا بھی ذکر کیا ہے کہ تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا کے مطابق بعثت مجددین اور ان کے ذریعہ تجدید و احیاء دین کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ ایک محدود عرصہ تک تو خدا کا یہ فضل جاری رہے اور پھر اچانک منقطع ہو کر افراد امت کو ان کے حال پر چھوڑ دے اور وہ گمراہی میں بڑھتے چلے جائیں چنانچہ لکھتے ہیں:-

"واضح رہے کہ جس طرح دنیا میں ہمیشہ ہر داعیٔ صادق اور ہر کاشفِ حقیقت منہاج نبوت پر قطع طریق کرتا اور گویا جزمن اجزاء النبوۃ سے فیضیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ گروہ جو دعوت حق پر سب سے پہلے لبیک کہتا اور ہر ظہور و کشف کا اولین شناسا و مصدق ہوتا ہے۔ مرتبۂ صدیقیت کی استعداد سے حسب درجۂ و احوال حظ بردار و بہرہ ور ہوتا ہے من حیث بدری و لا یدری۔ اصناف اربعہ "من انعم اللہ علیھم" کے فیضان و برکات کا سلسلہ ازاول نشأۃ انسانی الی یوم القیامۃ قائم و جاری ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۱۲)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ منعم علیہ گروہ سے کیا مراد ہے۔ اس گروہ میں جو لوگ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے چار درجے بیان فرمائے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ ان کا بیان بھی خود ابو الکلام صاحب کی زبان سے سنا جائے۔ تاکہ یہ امر متحقق ہو سکے کہ ان کے نزدیک بھی اس منعم علیہ گروہ میں وہ چاروں درجے شامل ہیں۔ جن کا خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ اور جن کے فیضان برکات کا تا قیامت جاری رہنا خود ابو الکلام کے نزدیک بھی مسلم ہے چنانچہ حدیث مجدد کے تحت مبعوث ہونے والے مجددین اور ان کے ذریعہ دین کے بار بار زندہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہی مقام ہے جو ایک دوسری تقسیم میں مرتبۂ صالحین سے مرتفع ہو کر مرتبۃ الشہداء یعنی شاہدین حق تک پہنچتا اور پھر صدیقیت تک پہنچکر انسانیت کبریٰ کے آخری نقطۂ علو و ارتفاع، و مرکز دائرۂ نوع، و مبدء کمال ارتفاع بشری یعنی مقام نبوت سے ملحق ہو جاتا ہے کہ کائنات ارضی اور نوع انسانی میں جماعت "من انعم اللہ علیھم" ان چار قسموں سے باہر نہیں۔ من النبیین والصدیقین، والشھداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا" (تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

اس عبارت میں آزاد صاحب نے پہلے تین درجوں کے حصول کے واسطے ارتفاع کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنیوالے صالحین کے درجے سے ترقی کرتے کرتے شہداء اور صدیقین کے مرتبہ تک مرتفع ہوتے ہیں اس کے بعد آخری درجے یعنی مقام نبوت کے حصول کو ارتفاع کی بجائے الحاق سے تعبیر کیا ہے۔ یہاں وہ دیگر علماء کی طرح مع کی بحث میں نہیں پڑتے ہیں۔ یعنی یہ کہ یہ درجات حاصل نہیں ہوں گے۔ بلکہ صرف ایسے منعم علیہ گروہوں کی معیت نصیب ہوگی۔ اگر اس بحث کو لیا جائے تو چاروں درجوں کی نفی لازم آتی ہے۔ ابو الکلام صاحب اس بحث میں پڑے بغیر صاف الفاظ میں ان درجوں کا حصول ممکن قرار دیتے ہیں البتہ چوتھے درجے تک پہنچنے کے لئے ایک علیحدہ لفظ استعمال کرکے اس امر کو واضح نہیں کرتے کہ آیا الحاق سے ان کا کیا مطلب ہے۔ اگرچہ عقلی اعتبار سے اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ جب مع کے تحت تین درجوں تک ارتفاع انہیں تسلیم ہے تو چوتھے درجے تک ارتفاع ان کے نزدیک کیوں مسلم نہ ہو جبکہ قرآن نے اسلوب بیان میں اس قسم کی کوئی تفریق روا نہیں رکھی۔ بایں ہمہ ابو الکلام صاحب نے ایک اور جگہ معیت کے لفظ کی تشریح کرکے اس معاملے کو صاف کر دیا ہے کہ الحاق و ارتفاع سے ان کی مراد درجے کا حصول ہے لکھتے ہیں۔

"یہی وہ حقیقت ہے۔ جسکو بعض اصحاب اصطلاح نے "اتحاد" کے مقام سے تعبیر کیا۔ یعنی اتباع اور تعشق و تشبہ بالانبیاء کے کمال نفانی و استہلاک سے بحکم "المرء مع من احبہ" "عن المرء لا تسئل وسل عن قرینہ" مطیع و محب کا مطاع و محبوب کے تمام صفات و خصائص سے متمثل و متخلق ہو جانا اور بحکم من کان اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما" اور "حتی یکون ھواہ تابعاً لما جئت بہ" اس درجہ اعتقاداً و عملاً استغراق محبت رسول و ترک ما سوا کہ بحکم ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم الخ کامل مرتبۂ معیت و یگانگت سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونا اور فاذا البصر تہ البصر تنی کے معاملہ کا پیش آجانا" (تذکرہ صفحہ ۱۰۲)

اوپر نقل کی ہوئی عبارت میں مع کا لفظ دو جگہ آتا ہے ایک عربی ضرب المثل میں اور ایک قرآن مجید کی زیر بحث آیت میں ابو الکلام صاحب نے دونوں جگہ اس کی تشریح کی ہے اور اسطرح اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ مع کے لفظ سے محض نام کی معیت مراد نہیں ہے بلکہ اس میں درجے کا حصول شامل ہے چنانچہ انہوں نے المرء مع من احبہ کے معنی یہ نہیں کئے ہیں کہ انسان اسکے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے بلکہ معنی کئے ہیں تو یہ کہ مطیع و محب کا مطاع و محبوب کے تمام صفات و خصائص سے متمثل و متخلق ہو جانا یعنی مطیع و محب میں وہ تمام صفات و خصائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو مطاع محبوب میں پائے جاتے ہیں من کل الوجوہ تمام صفات و خصائل کا پیدا ہو جانا ہی درجے کا حصول ہے اسی طرح آیت زیر بحث میں مع کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کامل مرتبۂ معیت و یگانگت سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونا اور [illegible]

محض نام کی معیت نہیں ہے۔ بلکہ اسکی وجہ سے کسی قسم کی بیگانگی باقی ہی نہیں رہتی۔ بلکہ کامل یگانگت پیدا ہو جاتی ہے۔ اتباع کے نتیجے میں کامل یگانگت کا پیدا ہونا ہی مقام اور درجہ کے حصول پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ابوالکلام صاحب آگے اسکی مزید تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس کی وجہ سے البصرتہ البصرتنی کا معاملہ پیش آ جاتا ہے۔ یعنی اگر تو نے اس کو دیکھا۔ تو مجھ کو دیکھ لیا۔ حصول مقام و حصولِ درجہ کی اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔ پس مندرجہ بالا تحریرات سے جہاں یہ ثابت ہؤا۔ کہ مجددین کے ذریعہ قیامت تک دین کا احیاء ہوتا رہے گا وہاں یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ ان مجددین میں ایسا باکمال انسان بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جو آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کے مطابق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اتباع کی برکت سے مقام نبوت پر فائز ہو۔ اور تجدید و احیائے دین کا کام اسی اسلوب اور اسی نہج پر سرانجام دے۔ اسی چیز کو ابوالکلام صاحب نے ایک اور رنگ میں بھی بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جو مجددین مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ وہ حسب استعداد و داعیاتِ وقت اختلافِ مدارج و مراتب کے ساتھ مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ کوئی کسی نبی کی منہاج پر اور کوئی کسی نبی کی منہاج پر۔ لیکن:۔

"دو کسی کا قدم جامعیت فص محمدی کا تعاقب کرتا اور مقام جامعیت کبریٰ:۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کے اکتساب فیضان سے ایک کیفیت بوقلموں اور جلوۂ حسن صد رنگ و گوناگوں پیدا کر لیتا ہے ساری نزاع مصطلحات و الفاظ کی ہے حقیقت بحکم عباراتنا شتّٰی و حسنک واحد ایک ہی"

(تذکرہ صفحہ ۱۲۴)

جامعیت کبریٰ کے اکتساب فیض کا یہی وہ آخری مقام ہے۔ جسے آیت کریمہ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم الخ میں چوتھے درجے یعنی مقام نبوت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس مقام کا حصول حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل پیروی اور اطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔ اسی لئے خاتمیتِ محمدی کے منافی نہیں۔ پس اس آخری درجے کا حصول امتِ محمدیہ کے حق میں ان انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ جن کے تاقیامت جاری رہنے کی خدا تعالےٰ نے بشارت دی ہے۔ اور یہی وہ مقام ہے جو اس آخری زمانہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہؤا تاکہ آپ اسلام کو از سرِ نو زندہ فرما کر کل دینوں پر اسکو غالب کر دکھائیں۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقام رفیع پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فائز ہونے کے باعث خود صاحبِ حال ہیں۔ اس لئے حضور اس مقام کی وضاحت کرتے ہوئے ایہام سے کام نہیں لیتے۔ جس ایہام کا مظاہرہ ابوالکلام صاحب نے کیا ہے۔ حضور کمال وضاحت سے فرماتے ہیں:۔

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہؤا۔ اس کی نظر محدود نہ تھی۔ اور اسکی تمام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنا۔ مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے۔ بند رہنا گوارا نہ کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے۔ اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی۔ کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے۔ اور آپکی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے۔ اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں۔ کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔ تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے۔ کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں۔ اور معرفتِ الٰہیہ جو مدار نجات ہے۔ مفقود نہ ہو جائے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ و ۲۸)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ جس مقام کو ابوالکلام صاحب نے مطیع و محب کا مطاع و محبوب کے تمام صفات و خصائص سے متمثل و متخلق ہو جانے اور بحکم من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم الخ کامل مرتبہ معیت و یگانگت سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہونے اور بالآخر فاذا البصرتہ البصرتنی کا معاملہ پیش آ جانے سے تعبیر کیا ہے۔ بعینہ اسی عبارت میں اس مقام کے آخری درجہ کو جو من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین سے ماخوذ ہے۔ کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ یہ ایہام دور بھی ایک ایسے وجود کے ذریعہ ہو سکتا تھا۔ جو خود اس مقام کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔ اور اس کی کیفیات سے بخوبی آگاہ و باخبر ہو۔

بہرحال مدعا یہ کہ تجدید و احیاءِ دین کے آسمانی نظام کے سلسلے میں جماعت احمدیہ جس مسلک پر قائم ہے۔ اور چودھویں صدی کے مجدد کامل و مامور من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات قدسی صفات کی بدولت جس آسمانی نظام کی صداقت کو آج وہ دنیا کے سامنے عملاً پیش کر رہی ہے۔ خود غیر احمدی علماء کی تحریرات اس کی تائید میں موجود ہیں۔ خواہ وہ احمدیت کی مخالفت کے جوش میں خود ہی ان کی تردید پر اتر آئیں۔ لیکن ان کے دل اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ انہوں نے جو کچھ لکھ چھوڑا ہے۔ وہ احمدیت کی صداقت پر گواہ ہے۔

فریضہ زکوٰۃ

پہلی فہرست کے شائع ہونے کے بعد جن افراد و جماعت نے زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوائی ہیں۔ ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ بغرض دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔ اور دنیا و آخرت میں بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی مقامی جماعت یا فرد کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ زکوٰۃ کی رقوم اپنے طور پر خرچ کرے۔ بلکہ تمام رقوم امام وقت کی منظوری سے ہی خرچ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ کا روپیہ مرکز سلسلہ یعنی ربوہ میں بھجوایا جائے۔

نام	رقم
چوہدری عزیز الدین صاحب کرنڈی سندھ	۲۰۰—۰—۰
چوہدری عبد الحق صاحب کرنڈی سندھ	۱۰۰—۰—۰
چوہدری عبد العزیز صاحب "	۶۰—۰—۰
نواب بیگم اہلیہ میاں غلام غوث صاحب علی پور	۱۰۰—۰—۰
خان بادشاہ خان صاحب سکھر	۲۳—۰—۰
مکرمہ زکیہ خاتون صاحبہ سکھر	۲۰—۰—۰
چوہدری محمد شریف صاحب صادق آباد	۴۰—۰—۰
ناظر صاحب تعلیم و تربیت واپسی قرضہ زکوٰۃ	۳۰۰—۰—۰
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ راولپنڈی	۸—۰—۰
میاں محمد اعظم صاحب ایبٹ آباد	۱—۰—۰
میاں محمد ابراہیم صاحب پٹواری نیاز بیگ لاہور	۲۰/
چوہدری بشیر احمد صاحب حافظ آباد	۱۰—۰—۰
بابو عبد الستار صاحب لاہور	۲—۸—۰
واپسی قرضہ زکوٰۃ بذریعہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت	۱۰۰۰—۰—۰
میاں غلام احمد صاحب زرگر سید والہ	۵۰—۰—۰
چوہدری اللہ دتہ صاحب نارووال	۱۰۰—۰—۰
ملک خلیق احمد صاحب کراچی	۰—۷—۰
چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۱—۰—۰
مولوی سعید احمد صاحب "	۱—۰—۰
میاں عبد الرحیم صاحب "	۰—۴—۰
اہلیہ صاحبہ مرزا اعجاز احمد صاحب "	۳۰۰—۰—۰
شیخ گلزار الحسن صاحب کراچی	۱—۰—۰
حکیم منور علی صاحب "	۱—۰—۰
مولوی محمد اسرائیل صاحب "	۱—۸—۰
جماعت احمدیہ سرگودھا	۲۹—۰—۰
ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب پنڈ دادنخان	
جماعت احمدیہ حلقہ الف ربوہ	۱—۰—۰
چوہدری عبد الواحد صاحب بحساب جماعت احمدیہ لاہور	۲۴—۰—۰
قاضی شریف الدین صاحب بحساب جماعت احمدیہ کوئٹہ	۸۱/-
مکرمہ شریفہ خاتون صاحبہ کوئٹہ	۲۰—۰—۰
میاں عبد الحمید خان صاحب کوئٹہ	۴—۰—۰
خان فیض الحق خان صاحب کوئٹہ	۳—۰—۰
میاں محمد حسین صاحب منٹگمری	۴۰—۰—۰
چوہدری عبد الستار صاحب لاہور	۲—۸—۰
میاں عبد الحکیم صاحب دادو سندھ	۱۰—۰—۰
چوہدری محمد صدیق صاحب کلاسوالہ سیالکوٹ	۱—۱۰—۰
جماعت احمدیہ لائلپور	۱۵—۰—۰
چوہدری عبد الواحد صاحب نانوڈوگر	۱—۰—۰
میاں عبد القیوم صاحب کالا گوجراں	۱۰—۰—۰
میزان	۲,۲۲۹—۶—۶
سابقہ میزان	۱۰,۹۹۰—۱—۳
کل میزان	۱۳,۲۱۹—۷—۹

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

میری محترمہ والدہ صاحبہ حشمت بی بی اہلیہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دار الرحمت حال لیہ ضلع مظفرگڑھ ۱۶-۱۷ کی درمیانی رات کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نعش بذریعہ ریل ربوہ پہنچائی گئی۔ (غمزدہ کوکب ایوانی لنواں کوٹ لاہور)

معجزات

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم وتربیت قادیان

۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چلّہ کشی کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے۔ چلّہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور علیہ السلام نے بغرض مزید قیام فرمایا۔ براہین احمدیہ کی وجہ سے آپ بطور بطلِ اسلام شہرت یافتہ تھے۔ لالہ مرلی دھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر نے جو آریہ سماج کے ایک جوشیلے مایہ ناز ممبر تھے اسلام اور آریہ مذہب کے اصولوں کے متعلق مباحثہ کرنا چاہا۔ لیکن لالہ صاحب کو اس میں اس قدر شکست نصیب ہوئی کہ انہوں نے مباحثہ کو تکمیل تک پہنچانے سے گریز کیا۔ حضور نے اسی سال ایک کتاب "سرمہ چشم آریہ" تصنیف فرمائی۔ جس میں اس مباحثہ کی کیفیت درج فرمائی اور معجزات کی حقیقت پر ایک لطیف مقالہ سپرد قلم فرمایا اور زبردست دلائل کے ساتھ قدامت روح و مادہ کے اصول کو جو آریہ مذہب کی روحِ رواں ہے رد کیا اور اس کے جواب لکھنے والے کو پانصد روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن ان زبردست دلائل کی تابِ مقابلہ لانے کی کسی کو جرأت نہ ہوسکی

اس مباحثہ میں لالہ صاحب نے معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا ہے کہ یہ قوانینِ قدرت کے خلاف ہے اور محال ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ معجزات کی چار اقسام ہیں (۱) معجزات عقلیہ (۲) معجزات علمیہ (۳) معجزات برکات (۴) معجزات تصرفات خارجیہ۔ پہلی تین اقسام کے معجزات قرآن شریف کے ذاتی خواص میں سے ہیں اور بہت ہی عالیشان اور بدیہی الثبوت ہیں جن کو ہر زمانہ میں ہر ایک شخص تازہ بتازہ معلوم کرسکتا ہے اور ہر ایک کلام الٰہی کی بڑی علامت یہ تین قسم کے اعجاز ہیں جو قرآن شریف میں بدرجہ اتم و اکمل پائے جاتے ہیں معجزات تصرفات خارجیہ کا قرآن مجید سے ذاتی تعلق نہیں اور انہی میں سے معجزہ شق القمر بھی ہے۔ اگر تاریخی طور پر اس کا ثبوت نہ بھی مل سکے تو عدم ثبوت سے اس کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ دیگر تینوں معجزات کے زیور سے ہی اسلام کا حسن مزین ہے۔ اس امر کی ضرورت نہیں کہ کسی گذشتہ زمانہ کے واقعہ کے اثبات پر اس کی صداقت کا انحصار رکھا جائے۔ یوں معجزہ شق القمر بے شمار بیرونی خوارق میں سے ایک ہے کہ جس کے تاریخی عدم ثبوت سے اسلام کو گزند نہیں پہنچ سکتا۔ دیگر بے شمار بیرونی خوارق روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔ اور کسی گراں کے انکار کی گنجائش نہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے سات سالہ قحط پڑنا۔ کفار کا یہ ارادہ کرنے پر کہ حضورؐ کو قتل کر دیں۔ حضورؐ کو ہجرت کی اجازت اور کامیاب واپسی کی خبر ملنا اور باوجود گھر کے گرد سخت پہرہ ہونے کے حضورؐ کے جاتے وقت سب مخالفین کی آنکھوں پر پردہ پڑنا اور کسی کا حضورؐ کو نہ دیکھنا اور تعاقب کرنے پر اور غار کے منہ پر پہنچنے کے باوجود اللہ تعالےٰ کے خاص تصرف سے حضورؐ کا ان کے ہاتھوں سے پکڑے جانے سے یوں محفوظ رہنا کہ مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا اور ایک کبوتر جوڑہ نے اپنا گھونسلہ بنایا اور انڈے بھی دے دیئے۔ ایک مخالف کا تعاقب کے لئے گھوڑا دوڑانا۔ اور قریب پہنچنے پر حضورؐ کی دعا سے اس کے گھوڑے کے سموں کا زمین میں دھنس جانا اور اس کا معافی مانگ کر واپس لوٹ جانا۔ بدر کی جنگ کے موقعہ پر جب دشمنوں نے مسلمانوں کے قلیل لشکر کو تباہ کرنا چاہا تو حضورؐ کے کنکریوں کی مٹھی پھینکنے سے لشکر کفار کا شکست کھانا۔ فاضل انگریزوں نے تسلیم کیا ہے کہ ایسی بے سروسامانی کی حالت میں ایسے قلیل عرصہ میں اسلام کی رتبی فتوحات کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی اور جس کی نظیر نہ ملے وہی امر خارق عادت ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی تائیدات سے ہوا

معجزہ شق القمر پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ دنیا میں ایک نظام موجود ہے جو اس سے الگ نہیں ہوتا اور اس کے قوانین بغیر خطا کے جاری وساری ہیں۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ یہ امر درست ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوگیا کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کی قدرت کا احاطہ کر لیا ہے اور جو امر ہمارے مشاہدہ سے باہر ہے وہ الٰہی قدرت سے بھی باہر ہے۔ قوانین قدرت غیر محدود اور غیر متناہی ہیں۔ صرف اس صورت میں ہم ایسا کہہ سکتے ہیں کہ جب ہم اللہ تعالےٰ کے تمام قوانین ازلی و ابدی پر محیط ہو جائیں اور یہ قرار دیدیں کہ وہ وسیع قدرتوں کے دکھلانے سے قاصر رہے گا اور جن پر ہمارا احاطہ ہے انہی میں مقید و محصور رہے گا اور ان سے باہر قدرتیں ظاہر کرنے سے اُسے ضعف پہنچتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان فانی کا محدود تجربہ اور اس کی محدود عقل۔ غیر محدود و غیر متناہی قدرتوں کا احاطہ نہیں کر سکتی بے شک صفات الٰہیہ کے آثار کا نام قانون قدرت اور سنت الٰہی ہے لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ اپنی صفات کاملہ کے ساتھ غیر محدود و غیر متناہی ہے۔ اس لئے یہ غلطی ہوگی۔ اگر ہم خیال کریں کہ اس کی صفات کے آثار یعنی قوانین قدرت ہمارے تجربہ اور مشاہدہ کے مطابق ہیں اور اسی وجہ سے حکماء اور فلاسفروں کے خیالات کبھی ایک حال پر نہیں رہے بلکہ تجارب جدیدہ کے ساتھ ان میں تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ اور سینکڑوں امور قوانین طبعیہ کے خلاف ہونے کے باوجود مشاہدہ کی رو سے ثابت ہوتے رہتے ہیں سو قانون قدرت افعالِ الٰہیہ کا نام ہے۔ جو کچھ ظاہر ہو وہی قانونِ قدرت ہے۔ حکماء کا قول ہے کہ بعض تاثیرات ارضی وسماوی ہزاروں بلکہ لاکھوں برسوں کے بعد ظہور میں آتی ہیں۔ جب تک یہ دار مچھلی کا علم نہ ہوا کوئی اس کا قائل نہ تھا اور جب تک دُم کٹے کتے نہ پیدا ہوگئے تھے اس وقت تک کوئی فلسفی اس کا اقراری نہ ہوا۔

اکثر یونانی فلاسفر افلاطون اور ارسطو وغیرہ اس امر پر متفق ہیں۔ کہ کبھی کوئی ایسا دور آسکتا ہے کہ جس میں عجیب چیزیں یا عجیب شکلوں کے ایسے جانور پیدا ہوں کہ جو نہ کبھی پہلے ہوئے ہوں نہ اس کے بعد ہوں۔ سو یہ ایک قانون ہے کہ نادر طور پر عجائبات بھی کبھی ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے ذکر میں حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔

"منظر گڈھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا۔ تو بیکامیٹ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا اور پھر وہ بکرا حکم صاحب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا"

(سرمہ چشم آریہ ملا)

مخالفین بالخصوص آریہ اس امر کی تغلیط کرتے رہے ہیں کہ ایسا بکرا ہونا ناممکن ہے۔ چند روز ہوئے ہمارے دو دوستوں مرزا محمود بیگ صاحب و مستری محمد الدین صاحب نے عید پر قربانی کرنے کے لئے بکروں کی خرید کے دوران میں ایک ایسا بکرا خریدا جس کے نر ہونے کے پورے اعضاء موجود تھے۔ علاوہ ازیں دو تھن بھی تھے قادیان کے سینکڑوں غیر مسلم مردوزن نے ان میں سے دودھ نکلتا مشاہدہ کیا۔ اسے عید پر مگر خاص کے لئے ذبح کر دیا گیا۔ امید ہے کہ قریب میں رسالہ "درویش" میں اس کا فوٹو غیر مسلموں کی شہادت سمیت شائع کیا جائیگا۔ تا حضورؑ کے بیان کردہ امر کا ثبوت ریکارڈ ہو۔

"کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پایا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کرنیوالے احباب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کرنے والوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ۸½ بجے صبح پیش کی جاتی ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں جو ملاقات کے لئے تشریف لائیں بطور اطلاع عرض ہے کہ وہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ۸½ سے قبل حاضر ہو کر فہرست میں اپنے نام نوٹ کرا دیا کریں۔ عبدالرحمٰن افسر پرائیویٹ سیکرٹری

"تم نے گذشتہ نو ماہ تک اپنی نادہندگی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا ہے اب جلد تر اپنے وعدے ادا کر کے اسے خوش کرنے کی کوشش کرو" اب تک دس ماہ گذر چکے ہیں گیارھواں جارہا ہے کیا آپ نے اپنا وعدہ پورا کر لیا؟ اگر نہیں تو اس نوٹ کو پڑھ کر زیادہ سے زیادہ ۳۱ر اکتوبر تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کریں!

وکیل المال تحریک جدید

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۰۸۴۴: بدر الدین احمد صاحب ولد عبد الحلیم صاحب قوم احمدی پیشہ کنٹریکٹر عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن دیوبھوگ ڈاکخانہ نارائن گنج ضلع ڈھاکہ مشرقی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک رہائشی مکان خام جو ایک کانی زمین بمقام دیوبھوگ میں واقعہ ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً ایک ہزار ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ جو دیگ بابو کی بازار میں واقع ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ دس کانی زرعی زمین جو بمقام دیوبھوگ، چار شاہ پور مانج وغیرہ میں ہے قیمت تخمیناً ۵۰۰۰/- ہے۔ میزان کل ۶۷۰۰/- کل جائداد کی قیمت تخمیناً ۶۷۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:- بدر الدین احمد بمقام دیوبھوگ ڈاکخانہ نارائن گنج ضلع ڈھاکہ

گواہ شد:- محمد حسین بقلم خود

گواہ شد:- سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال قادیان

وصیت نمبر ۱۲۱۳۹: زبیدہ بیگم زوجہ رشید احمد صاحب قوم راجپوت سنڈھو پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال اندازاً پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵، اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۹ تولے قیمت اندازاً ۹۰۰/- روپیہ ہے۔ میزان ۱۱۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کی جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ مبلغ دس روپے ماہانہ جیب خرچ مجھے خاوند کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ دیگر میری جائیداد جو مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:- زبیدہ بیگم حویلی کابلی مل کوچہ درزیاں مکان ۱۵۸۷ لاہور۔ گواہ شد:- رشید احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:- عزیز الدین احمد زرگر خسر موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۳۹۲: محمد ابراہیم ولد کرم داد صاحب قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی بمقام میانوالی خانانوالی ڈاکخانہ کھوکھروالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت مبلغ ۳۰۰/- روپیہ نقد موجود ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ لیکن میرا گذارہ اس وقت مزدوری پر ہے۔ جس کی آمد حساب ششماہی قریباً ۹۰/- روپے ہے۔ جو آمدنی غیر معین ہے۔ اس آمدنی اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد میری جائیداد اس کے علاوہ اور ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مذکور ہوگی۔

العبد:- نشان انگوٹھا محمد ابراہیم میانوالی خانانوالی ڈاکخانہ کھوکھروالی سیالکوٹ

گواہ شد:- محمد شریف ساکن میانوالی

گواہ شد:- حاجی خدا بخش پریذیڈنٹ جماعت

وصیت نمبر ۱۲۹۱۴: قاضی خورشید الرب صاحب ولد قاضی عبد الرزاق صاحب قوم اسرائیل پیشہ خدمت اسلام عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمدنی ۴۴/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔

العبد:- خورشید الرب انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

گواہ شد:- سلطان احمد انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:- سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال

مشرق وسطیٰ کے دفاع کے لئے چہار طاقتی مذاکرات

لندن ۱۹ اکتوبر۔ اگرچہ نہری منطقہ کے واقعات سے برطانیہ میں شدید جذبات پیدا ہو گئے ہیں اور معاہدوں کے متعلق حکومت نے جو سخت رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس پر اسے تمام جماعتوں کی حمایت حاصل ہے۔ لیکن عام طور پر یہ احساس ہے کہ یہ بڑا سوال اب تک باقی ہے کہ آیا تین بڑی مغربی طاقتیں اور ترکیہ اپنے طور پر مشرق وسطیٰ کی دفاعی منصوبہ بندی پر عملدرآمد شروع کر دے گا یا مصر اب بھی بحیرہ روم کی ایک بڑی طاقت بننے کا موقعہ قبول کرے گا۔

کل قاہرہ کی ایک خبر میں بتایا گیا کہ مصر کی اعتدال پسند رائے عامہ کا خیال ہے کہ چار طاقتی تجاویز کی بناء پر اب بھی کسی قسم کے معاہدہ کی گنجائش باقی ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ احساس بھی موجود ہے کہ کسی ایسے اعلان کے ذریعہ کہ نہر کا دفاع بنیادی طور پر مصری ذمہ داری ہے مصر کے قومی عزائم کی بھی تکمیل ہو جانی چاہیئے

برطانیہ کی حمایت میں مسٹر ڈی ایچی سن نے جو بیان دیا ہے۔ جس کا سرکاری حلقے کل خیر مقدم کر رہے تھے۔ اس کی برطانوی مبصرین یہ تشریح کر رہے ہیں کہ یہ مصر اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ملکوں کو اس امر کی یاددہانی ہے کہ اگر قوم پرستانہ دباؤ کی وجہ سے وہ ایسی سرگرمیاں کرتے رہے تو اشتراکی غلبہ بلکہ حملہ کا بھی خطرہ پیدا ہو سکتا ہے (اسٹار)

کویت میں تیل کی پیداوار ایران سے بڑھ جائے گی

لندن ۱۹ اکتوبر۔ کویت میں مزید تیل کی تلاش کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس چھوٹی سی ریاست میں تیل کی پیداوار ایران کی انتہائی پیداوار سے تجاوز کر جائے گی۔ ایران میں زیادہ سے زیادہ تین کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تیل سالانہ نکلتا ہے

اس وقت کویت کے ایک سو کنوؤں سے اپنی مقدار سے تقریباً ۲۰ لاکھ ٹن تیل کم نکل رہا ہے۔ اور یہ علاقہ روس کے علاوہ دنیا کے تیل پیدا کرنے والے ملکوں میں چوتھے درجہ پر ہے۔ ترقی کی سکیموں سے متعلق ماہرین خاص احتیاط برت رہے ہیں۔ کویت کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک حتمی طور پر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کنوؤں کی کھدائی برابر جاری ہے۔ بندرگاہیں مزید تیل بردار جہازوں کے ٹھہرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

جماعت احمدیہ سانگلہ کی تعزیت

سانگلہ ۱۹ اکتوبر۔ جماعت احمدیہ سانگلہ کے پریذیڈنٹ نے پریس کے نام ایک تار میں جماعت کی طرف سے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں کی ناگہانی وفات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔

صوبائی امیر کا تعزیتی تار

سرگودھا ۱۸ اکتوبر۔ جماعت احمدیہ پنجاب کے صوبائی امیر مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے ایک تار میں پنجاب کے احمدیوں کی طرف سے پاکستان کے وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں کی شہادت کے صدمہ جانکاہ پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا ہے

- بقیہ صفحہ اول -

وزیر اعلیٰ پنجاب کا قائد ملت کو خراج عقیدت

کی جانب سے مسٹر سندر داس اور ڈاکٹر ہدان نے مختصر سی تقاریر کے دوران میں قائد ملت کو خراج عقیدت پیش کیا۔

تقریر کے آغاز میں وزیر اعلیٰ نے فرمایا قائد ملت کی موت آج ہمیں وہی سبق دے رہی ہے۔ جو ان کی زندگی دیا کرتی تھی۔ یعنی یہ کہ ہم متحد و منظم ہو کر ہر خدمت بجا لانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ قیام پاکستان کے بعد سے ہم پر پے درپے جو مصائب آ رہے ہیں۔ ان میں خدا کی ایک مشیت کار فرما ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم آزمائشوں کی آگ میں سے گزر نے کے بعد مضبوط سے مضبوط تر ہو جائیں۔ اور دست قدرت میں خدا کی تلوار بن کر چمکیں

آپ نے مزید فرمایا صدیوں کی غلامی نے ہمیں لنگڑا کر دیا تھا۔ خدا نے ہم کو قائد اعظم اور خان لیاقت علی خاں کے وجود میں ایک سہارا عطا کیا تا کہ ہم چل سکیں اب اس نے یہ سہارے اٹھا لئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قوم اتنی مضبوط ہو چکی ہے کہ اسے سہاروں کا مزید عادی بنانا مصلحت کے خلاف ہے۔ پس یہ وقت رونے دھونے کا نہیں ہے بلکہ متحد و منظم ہو کر نیا پیمان باندھنا چاہیئے۔ اور مردانہ وار تمام ذمہ داریوں کو اپنے کندھوں پر اٹھا لینا چاہیئے۔ آپ نے قوم کی خداداد صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہماری قوم خدا کے فضل سے روحانی اور مادی دولت سے مالا مال ہے۔ اور وہ کام کر گزرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ اس زمانہ میں اس سے کرانا چاہتا ہے۔

آپ نے دوران تقریر میں اتحاد و اتفاق پر زور دیتے ہوئے تمام دوسری جماعتوں سے تعاون کی اپیل کی۔ نیز آخر میں نئے قائدین کا خلوص دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے پنجاب کی جانب سے انہیں کامل تابعداری اور تعاون کا یقین دلایا۔ (اسٹاف رپورٹر)

بیگم لیاقت علی خان کا پیغام

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ بیگم لیاقت علی خان نے آج قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا اتحاد محکم یقین اور تنظیم کے عظیم الشان اصولوں پر چلکر قائد ملت کو بہترین طریق سے خراج عقیدت پیش کیجئے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ قائد ملت نے سفر پنڈی پر جاتے ہوئے مجھے بتایا تھا کہ وہ پنڈی میں ایک نہایت اہم تقریر کریں گے۔ جس میں پاکستان کی اہم پالیسی کا اعلان کیا جائے گا۔ لیکن اس تقریر سے قبل آپ نے اپنی جان عزیز کی عظیم قربانی دے دی۔ آخر میں آپ نے پاکستان اور بیرون پاکستان سے جس ہمدردی کا اظہار ہوا اس کیلئے شکریہ ادا کیا۔

ایران سے برطانیہ کا احتجاج

طہران ۱۹ اکتوبر۔ ایران نے بنک آف ایران اینڈ مڈل ایسٹ پر جو پابندیاں عائد کی ہیں چند دن ہوئے ان کے خلاف برطانیہ نے ایران سے احتجاج کیا تھا۔ لیکن یہاں اس کا انکشاف ابھی ہوا ہے۔ احتجاج میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ایران نے بنکوں کے سکوں کی تبادلہ کی سرگرمی پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اور مزید کہا گیا ہے۔ کہ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان جو خلیج پیدا ہو گئی ہے۔ وہ وسیع تر ہوتی جائے گی۔

ایرانی کابینہ نے ۱۰ ستمبر کو یہ حکم جاری کیا۔ کہ تبادلہ کی تمام سرگرمیاں صرف ایران کے نیشنل بنک کیلئے مخصوص کر دی جائیں۔ اور اس طرح متذکرہ بالا برطانوی بنک اپنے سب سے بڑے کاروبار سے محروم کر دیا گیا۔ اس ایرانی کارروائی کی وجہ سے بنک کو مجبوراً اپنے تقریباً ۶۰ ایرانی ملازمین کو برطرف کرنا پڑا ہے۔

کوریا کی پہلی اور اہم ضرورت فوجی معاہدۂ صلح ہے

لندن ۱۹ اکتوبر۔ کوریا کے مذاکرات صلح میں روس کی ثالث بننے کی جو درخواست کی گئی تھی۔ روس نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ روس کے اس رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ امریکہ کی طرف سے روس کو یہ پیغام ارسال کرتے ہوئے برطانوی حکومت کو مطلع کیا گیا تھا۔ اور برطانیہ نے اس اقدام کی حمایت کی تھی۔ آپ نے کہا۔ ہمارا خیال تھا۔ یہ ایک مفید اور تعمیری اقدام ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ روس نے اس درخواست کو پراپیگنڈے کی غرض سے استعمال کیا ہے۔ جہاں تک اہل کوریا کا تعلق ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ امریکی تجویز مذاکرات صلح دوبارہ شروع کرنے میں مددگار ثابت ہوگی کوریا میں سب سے پہلا اور اہم ترین کام یہ ہے۔ کہ فوجی سمجھوتہ سے جنگ روک دی جائے۔ ہمارا نظریہ یہ ہے۔ کہ صلح کی گفت و شنید سے سیاسی مسائل کو حذف کیا جائے۔ اور صلح کی حدود کی بنیاد ان مقامات کے مطابق رکھی جائے۔ جن پر اس وقت فریقین قابض ہیں۔ اور سیاسی مسائل کا حل عارضی صلح نامہ طے ہو جانے کے بعد کیا جائے۔ لیکن روس اس وقت کوئی تعمیری اقدام کر سکتا ہے۔ تو وہ یہ ہے کہ کوریا میں جنگ بند کرنے کی زبردست کوشش کرے۔ (اسٹار)

وزیر خارجہ کا گہرا اہم رپورٹ پر تبصرہ سے انکار

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا طیارہ سٹیشن پر کئی گھنٹوں تک رکا رہا اس لئے آپ کل لنڈن پہنچے۔ پاکستانی ہائی کمشنر اور دیگر حکام نے آپ کا استقبال کیا۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے گارڈن زاکر کا ایک خاص پیغام آپ کو پہنچایا گیا چودھری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ:۔

”میں اس وقت بالکل بہرا ہوں اور کچھ سن نہیں سکتا“ طیارے کے خطرہ کے پیش نظر میں تمام راستہ میں کونین کھاتا رہا ہوں۔ آپ اپنی علالت کی وجہ سے آپ فوراً ہوائی اڈے سے روانہ ہو جانا چاہتے تھے لیکن انہیں مائیکروفون پر کچھ الفاظ کہنے ہی پڑے آپ نے کہا۔

”ہماری قوم کو جو امسال صدمہ اور حادثہ عظیمہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اس کی وجہ سے میں بالکل سکتے کے عالم میں ہوں اس لئے کوئی تقریر نہ کر سکوں گا“ میں ابھی ابھی لنڈن پہنچا ہوں اور آج رات کراچی روانہ ہو جاؤں گا۔ اپنی علالت کی بنا پر بھی میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ مجھے امید ہے کہ اس بہت بڑی تباہی کے باوجود ہم آپ کے آخری الفاظ طیاروں کے شور میں سنائی نہ دے سکے جب آپ کار میں بیٹھنے لگے تو ایک اخباری نمائندے نے ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ سے متعلق ان کی رائے دریافت کی۔ چودھری صاحب نے جواب دیا کہ اس وقت میں پراپوبیٹ آدمی ہوں اس لئے کوئی رائے زنی نہیں کر سکتا۔